بد نظری

ایک سنگین اور خطرناک گناہ

- بد نظری کی مُمانعت اور اُس کا عذاب۔
- بد نظری سے بچنے کے فضائل وانعامات۔
- مُعاشرے میں پھیلی ہوئی بد نظری کی مُختلف شکلیں۔
- بد نظری سے بچنے کے مُفید اور مؤثر طریقے۔

مرتب

مُفتی محمد سلمان

جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر کراچی

فہرستِ مضامین

بد نظری کی مُمانعت: 3
بد نظری کا عذاب: 6
بد نظری سے بچنے کے فضائل و انعامات: 6
عورت کیلئے بھی مَرد کو دیکھنا درست نہیں : 9
بے رِیش لڑکے کو تاکنا بھی جائز نہیں : 11
نظر الفجاءۃ یعنی اچانک سے نگاہ پڑنا : 14
بد نظری کی شکلیں : 15
بد نظری ہو جائے تو کیا کیا جائے : 18
﴿بد نظری سے کیسے بچا جائے﴾.. 19
اللہ تعالیٰ سے دعاء کرنا : 19
غضِّ بصر یعنی نگاہوں کو جھکانا : 20
راستوں پر بیٹھنے سے اجتناب : 21
عورتوں سے گفتگو کرنے سے احتراز: 22

جلد از جلد نکاح کا اہتمام:.. 23

ذکرِ الٰہی کا اہتمام : 23

اللہ کے دیکھنے اور جاننے کا اِستحضار:................................. 23

کوشش اور مُجاہدہ :.. 24

اللہ کا خوف : 26

عورتوں کے مجمع سے اجتناب :....................................... 28

بدنظری کی مذمّت پر بزرگوں کے اقوال :.............................. 31

☆.........☆.........☆.........☆

بد نظری

ایک سنگین اور خطرناک گناہ

بد نظری کی مُمانعت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ "غضِّ بصر" یعنی نگاہوں کو پست رکھنے کا حکم دیا ہے، اور اس حکم میں عورتوں کے ضمنی طور پر شامل ہونے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ عامِ طرزِ بیان سے بالکل ہٹ کر عورتوں کو مستقلاً اِس بات کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ سورۃ النّور میں مَردوں اور عورتوں کو الگ الگ اِس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

مَردوں کو کہا گیا: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ﴾ ترجمہ: "مؤمن مَردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی اُس کیلئے پاکیزہ ترین طریقہ ہے"۔ (آسان ترجمہ قرآن)

عورتوں سے فرمایا: ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾ ترجمہ: اور مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (آسان ترجمہ قرآن)

ایک اور جگہ اِرشاد فرمایا: ﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ﴾ اللہ آنکھوں کی چوری کو بھی جانتا ہے اور اُن باتوں کو بھی جو سینوں نے چھپا رکھا ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

ایک جگہ زنا کے قریب جانے سے بھی منع کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾ اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو، وہ یقینی طور پر بڑی بے حیائی اور بے راہ روی ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن) اِس آیت میں صرف زنا ہی سے منع نہیں کیا گیا بلکہ اُس کے دواعی اور اسباب خواہ قریبہ ہوں یا بعیدہ، اُن سب سے منع کر دیا گیا ہے۔ (روح المعانی:8/66)

چنانچہ مذکورہ آیت کی رو سے نامحرم کو دیکھنا، باتیں کرنا یا سننا، چل کر جانا، ملاقات کرنا، چھونا بوس و کنار کرنا، یہ سب حرام و ناجائز ہیں، کیونکہ یہ سب زنا کے دواعی اور اسباب ہیں اور ان سب ہی سے بچنا ضروری ہے، احادیثِ مبارکہ میں اِن سب کو زنا ہی قرار دیا گیا ہے:

حضرت ابوہریرہ ؓ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ابن آدم پر اس کے زنا سے حصہ لکھ دیا گیا ہے وہ لامحالہ (یقینی طور پر) اسے ملے گا پس آنکھوں کا زنا (نامحرم کو) دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا (نامحرم کی باتوں کو) سننا ہے اور زبان کا زنا (نامحرم سے) گفتگو کرنا ہے اور ہاتھوں کا زنا (نامحرم کو) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (نامحرم کی طرف) چل کر جانا ہے اور دل کا گناہ خواہش اور تمنا کرنا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔ كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا، مُدْرِكٌ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى، وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ۔ (مسلم:2657)

ایک اور روایت میں منہ کا زنا بھی بیان کیا گیا ہے، چنانچہ فرمایا: منہ بھی زنا کرتا ہے اور اُس کا زنا بوسہ لینا ہے۔ وَالْفَمُ يَزْنِي فَزِنَاهُ الْقُبَلُ۔ (ابوداؤد:2153)

حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں: ہر نظر (جو کسی نامحرم پر ڈالی جائے اُس) میں شیطان کی طرف سے حرص و طمع موجود ہوتی ہے، اور گناہ دلوں کو کھٹکنے والی چیز کا نام ہے۔ **مَا كَانَ مِنْ نَظْرَةٍ فَلِلشَّيْطَانِ فِيهَا مَطْمَعٌ، وَالْإِثْمُ حَوَازُّ الْقُلُوبِ**۔ (طبرانی کبیر:8749)

حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: بیشک بد نظری ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے (جس کے ذریعہ وہ شکار کرتا ہے)۔ **إِنَّ النَّظْرَةَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ**۔ (طبرانی کبیر:10362)

حضرت معقل بن یسار ؓ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: تم میں سے کسی کے سر پر لوہے کی سوئی ماری جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی نامحرم عورت کو ہاتھ لگائے۔ **لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ**۔ (طبرانی کبیر:20/211)

ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کسی مریض کے پاس عیادت کی غرض سے تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ کچھ اور بھی لوگ تھے، تو اُن ساتھ آنے والے لوگوں میں سے کوئی شخص گھر میں موجود کسی عورت کو دیکھنے لگا، حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: اگر تمہاری آنکھ پھوٹ جاتی تو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوتا۔ **دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ وَمَعَهُ قَوْمٌ وَفِي الْبَيْتِ امْرَأَةٌ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوِ انْفَقَأَتْ عَيْنُكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ**۔ (ذمّ الھویٰ لابن الجوزی:87)

بد نظری کا عذاب:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مُرسلاً مَروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو (یا اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے) اُس شخص پر جس نے (کسی نامحرم کی طرف) دیکھا اور اُس پر جس کی طرف دیکھا گیا۔ **لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ والْمَنْظُورَ إِلَيْهِ۔** (شعب الایمان:7399)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: تم لوگ ضرور بالضرور اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو اوراپنی ضرور بالضرور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور ضرور بالضرور اپنے چہروں کو سیدھا رکھو ورنہ تمہارے چہروں کو بے نور کردیا جائے گا۔ **لَتَغُضُّنَّ أَبْصَارَكُمْ، وَلَتَحْفَظُنَّ فُرُوجَكُمْ، وَلَتُقِيمُنَّ وُجُوهَكُمْ أَوْ لَتُكْسَفَنَّ وُجُوهُكُمْ۔** (طبرانی کبیر:7840)

علّامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بعض اَسلاف سے نقل کیا ہے: نظر ایک ایسا تیر ہے جو دل میں زہر ڈال دیتا ہے۔ **النَّظَرُ سِهَامُ سُمٍّ إِلَى الْقَلْبِ۔** (تفسیر ابن کثیر:6/39)

بد نظری سے بچنے کے فضائل وانعامات:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: بیشک بد نظری ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے میرے خوف سے اسے ترک کردیا (یعنی اپنی نگاہ کی حفاظت کی) میں اُسے بدلے میں ایسا ایمان عطاء کروں گا جس کی حلاوت (مٹھاس) وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ **إِنَّ النَّظْرَةَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ، مَنْ تَرَكَهَا مَخَافَتِي أَبْدَلْتُهُ إِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ۔** (طبرانی کبیر:10362)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ایک روایت میں ہے: بیشک عورت ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے، پس جس کی نگاہ کسی حسن و جمال کی حامل عورت پر پڑی اور اُس نے اللہ کی رضاء و خوشنودی کیلئے اپنی نظروں کو جھکالیا اللہ تعالیٰ اُسے بدلہ میں ایسی عبادت عطاء فرمائے گا جس کی حلاوت و لذّت کو وہ محسوس کرے گا۔ **إنَّ الْمَرأةَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ إِبْلِيْسَ، فَمَنْ رَأَى امْرَأَةً ذَاتَ جَمَالٍ فَغَضَّ بَصَرَهُ عَنْهَا ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللهِ أَعْقَبَهُ اللهُ عِبَادَةً يَجِدُ لَذَّتَهَا۔** (کنز العمال:13067)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: پہلی نگاہ (جو کسی اجنبیہ پر اچانک پڑ جائے) خطاء ہے (جس پر پکڑ نہیں) دوسری نگاہ عمد یعنی جان بوجھ کر ہے (اور اُس پر پکڑ ہے) اور تیسری نگاہ ہلاک کرڈالنے والی ہے۔ مؤمن کا کسی عورت کے محاسن (خوبصورتی) کو دیکھنا شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے اس کو اللہ کی خشیت سے اور اُس کے پاس موجود اجر و ثواب کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ اُسے بدلہ میں ایسی عبادت عطاء فرمائیں گے جس کی لذّت اُسے حاصل ہوگی۔ **النَّظْرَةُ الْأُولَى خَطَأٌ، وَالثَّانِيَةُ عَمْدٌ، وَالثَّالِثَةُ تُدَمِّرُ، نَظَرُ الْمُؤْمِنِ إِلَى مَحَاسِنِ الْمَرْأَةِ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ، مَنْ تَرَكَهَا مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَرَجَاءَ مَا عِنْدَهُ أَثَابَهُ اللهُ بِذَلِكَ عِبَادَةً تَبْلُغُهُ لَذَّتُهَا۔** (حلیۃ الاولیاء:6/101)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ہر آنکھ قیامت کے دن رو رہی ہوگی سوائے (تین آنکھوں کے، ایک) وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں (کو دیکھنے سے) جھکی ہوگی، اور (دوسری) وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں (پہرہ دیتے ہوئے) جاگی ہوگی، اور (تیسری) وہ آنکھ جس سے مکھی کے سر کے برابر (آنسو) اللہ کے خوف سے نکلا ہوگا۔ **كُلّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنٌ غَضَّتْ**

عَنْ مَحَارِمِ اللهِ وَعَيْنٌ سَهرَتْ فِيْ سَبِيلِ اللهِ وَعَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ۔ (الترغیب والترھیب:2925)

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: تین افراد ایسے ہیں (جو جہنم میں جانا تو درکنار) اُن کی آنکھیں جہنم کی آگ کو دیکھیں گی بھی نہیں: ایک وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں جاگ کر پہرہ دیا ہوگا، دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہوگی اور تیسری وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں (کو دیکھنے سے) جھکی ہوگی۔ **ثَلَاثَةٌ لَا تَرَى أَعْيُنُهُمُ النَّارَ: عَيْنٌ حَرَسَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَعَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ۔** (طبرانی کبیر:19/416)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: تم لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنّت کی ضمانت دیتا ہوں: جب بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو اُسے پورا کرو، جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو اُسے (بحسن و خوبی) اداء کرو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، اپنی نگاہوں کو (حرام چیزوں کو دیکھنے سے) جھکاؤ اور اپنے ہاتھوں کو (حرام سے) روک کر رکھو۔ **اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنُ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ، وَأَدُّوا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ۔** (مستدرکِ حاکم:8066)

ایک اور روایت میں ہے، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: تم لوگ میری طرف سے چھ باتوں کو قبول کرو میں تمہارے لئے جنت (دلوانے) کو قبول کرتا ہوں۔ اُس کے بعد آپ ﷺ نے وہی مذکورہ بالا چھ باتیں بیان فرمائی۔ (مستدرکِ حاکم:8067)

علّامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے روایت میں "اُكْفُلُوْا لِيْ سِتًّا أَكْفُلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ" الفاظ ذکر کیے ہیں، یعنی تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنّت کی ضمانت دیتا ہوں، اُس کے بعد وہی مذکورہ بالا چھ چیزیں ذکر کی ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر:6/39)

حضرت اُمِّ درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا: "يَا رَبِّ، مَنْ يَسْكُنُ غَدًا فِي حَظِيرَةِ الْقُدُسِ، وَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ؟" اے میرے پروردگار! کل (قیامت کے دن) جس دن آپ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا اُس دن حظیرۃ القدس میں کون جگہ پائے گا اور کون آپ کے عرش کے سایہ میں اُس دن سایہ حاصل کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "أُولَئِكَ الَّذِينَ لَا تَنْظُرُ أَعْيُنُهُمْ فِي الزِّنَا، وَلَا يَبْتَغُونَ فِي أَمْوَالِهِمُ الرِّبَا، وَلَا يَأْخُذُونَ عَلَى أَحْكَامِهِمُ الرِّشَى، طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ" وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا میں نہیں دیکھتی ہوں گی اور جو لوگ اپنے مالوں سود کو تلاش نہیں کرتے ہوں گے اور جو اپنے فیصلوں میں رشوت نہیں لیتے ہوں گے، اُن کیلئے خوش بختی ہے اور بہترین ٹھکانہ ہے۔ (شعب الایمان:5125)

عورت کیلئے بھی مرد کو دیکھنا درست نہیں:

حضرت امِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں کہ اتنے میں حضرت عبد اللہ ابن امِّ مکتوم رضی اللہ عنہ جو ایک نابینا صحابی تھے آگئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو دیکھ کر ان دونوں ازواجِ مطہرات سے فرمایا: ان سے چھپ جاؤ۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم سن کر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ کہ نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ پہچان سکتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں بھی اندھی ہو؟ کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو (یعنی اگر وہ اندھے ہیں تو تم تو اندھی نہیں ہو)۔ **عَنْ نَبْهَانَ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةَ قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُمِرْنَا بِالحِجَابِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «احْتَجِبَا مِنْهُ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ»**۔ (ترمذی:2778)

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت میں نقل کیا گیا ہے: بیشک عورتوں کیلئے بھی ممنوع ہے کہ وہ مردوں کی طرف دیکھیں جیسا کہ مردوں کیلئے ممنوع ہے کہ وہ عورتوں کی جانب دیکھیں۔ **إِنَّه يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَنْظُرْنَ إِلَى الرِّجَالِ، كَمَا يُكْرَهُ لِلرِّجَالِ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى النِّسَاءِ**۔ (کنز العمال:13071)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ہر صبح (اللہ تعالیٰ کی جانب سے) دو فرشتے پکار کر کہتے ہیں: مَردوں کیلئے عورتوں کے ذریعہ ہلاکت ہے اور عورتوں کیلئے مَردوں کے ذریعہ ہلاکت ہے۔ **مَا مِنْ صَبَاحٍ إِلَّا وَمَلَكَانِ يُنَادِيَانِ: وَيْلٌ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ، وَوَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ**۔ (ابن ماجہ:3999)

البتہ اگر فتنہ کا خوف و اندیشہ نہ ہو تو عورت کیلئے مرد کو دیکھنا جائز ہے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ رسول کریم ﷺ میرے حجرہ مبارک کے دروازہ پر کھڑے تھے اور حبشی لوگ مسجد میں اپنی برچھیوں کے کرتب دکھا رہے تھے اور رسول کریم ﷺ نے اپنی چادر سے میرے لئے پردہ کر رکھا تھا تاکہ میں بھی آپ ﷺ کے کان اور مونڈھے (کندھے) کے درمیان سے ان حبشیوں کا کھیل

کرتب دیکھتی رہوں یہاں تک کہ آپ ﷺ اس وقت تک پردہ کئے کھڑے رہے جب تک کہ میں خود وہاں سے نہ ہٹ گئی۔ اس سے تم اس عرصہ کا اندازہ کرلو جس میں ایک نَوعمر لڑکی جو کھیل تماشہ کی شائق ہو کھڑی رہ سکتی ہے۔ (یعنی خیال کرو کہ خورد سال لڑکیاں کھیل تماشہ دیکھنے کی کتنی شائق ہوتی ہیں اور زیادہ سے زیادہ دیر تک کھڑے رہنا بھی ان کے لئے ایک معمولی بات ہوتی ہے چنانچہ میں بھی اس وقت جتنی دیر کھڑی رہی، آپ ﷺ بھی میری وجہ سے پردہ کئے کھڑے رہے، حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ بہت دیر تک وہاں کھڑے ہو کر مجھے ان حبشیوں کا کھیل کرتب دکھاتے رہے۔ قَالَتْ عَائِشَةُ: «وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ، فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، لِكَيْ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ، ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي، حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ، فَاقْدِرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ، حَرِيصَةً عَلَى اللهْوِ»۔ (مسلم:792)(بخاری:454)

بے رِیش لڑکے کو تاکنا بھی جائز نہیں :

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عبد القیس کا وفد آیا، اُن میں ایک بے ریش خوبصورت لڑکا بھی تھا، آپ ﷺ نے اُسے اپنے پیچھے کی جانب بٹھایا۔ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ غُلامٌ أَمْرَدُ ظَاهِرُ الْوَضَاءَةِ فَأَجْلَسَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَ ظَهْرِهِ۔ (ذمّ الہویٰ لابن الجوزی:106)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی کسی بے رِیش لڑکے کو تاک کر دیکھے۔ **نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحِدَّ الرَّجُلُ النَّظَرَ إِلَى الْغُلامِ الأَمْرَدِ۔** (ذمّ الهویٰ لابن الجوزی:106)

بعض تابعین فرماتے ہیں: میں کسی نوجوان عابد پر نقصان پہنچانے والے درندے سے بھی زیادہ اِس بات کو سمجھتا ہوں کہ کسی اَمرَد لڑکے کو اُس کے پاس بٹھادیا جائے۔ **مَا أَنَا بِأَخْوَفَ عَلَى الشَّابِّ النَّاسِكِ مِنْ سَبْعٍ ضَارٍّ مِنَ الْغُلَامِ الْأَمْرَدِ يَقْعُدُ إِلَيْهِ۔** (شعب الایمان:5013)(ذمّ الهویٰ لابن الجوزی:107)

مالداروں کے لڑکوں کے ساتھ مت بیٹھا کرو اِس لئے کہ اُن کی صورت عورتوں کی طرح ہوتی ہے اور وہ فتنہ ہونے میں کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شدید ہوتے ہیں۔ **لَا تُجَالِسُوا أَوْلَادَ الْأَغْنِيَاءِ، فَإِنَّ لَهُمْ صُوَرًا كَصُوَرِ النِّسَاءِ، وَهُمْ أَشَدُّ فِتْنَةً مِنَ الْعَذَارَى۔** (شعب الایمان:5014)

حضرت نجیب بن سری نقل فرماتے ہیں: کوئی شخص کسی گھر میں اَمرَد (بے رِیش) کے ساتھ رات بسر نہ کرے۔ **لَا يَبِيتُ الرَّجُلُ فِي بَيْتٍ مَعَ الْمُرْدِ۔** (شعب الایمان:5015)

حضرت ابوسہل فرماتے ہیں: عنقریب اِس اُمّت میں ایسے لوگ ہوں گے جن کو (بد فعلی کی وجہ سے) لُوطی کہا جائے گا۔ اور وہ تین قسموں کے ہوں گے: ایک قسم وہ ہوگی جو صرف (اَمرد کو) دیکھیں گے، دوسری قسم وہ ہوگی جو ہاتھ ملائیں گے اور تیسری قسم وہ ہوگی جو (العیاذ باللہ) اِس کام کو کریں گے۔ **سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يُقَالُ لَهُمُ اللُّوطِيُّونَ، عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ: صِنْفٌ يَنْظُرُونَ، وَصِنْفٌ يُصَافِحُونَ، وَصِنْفٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ الْعَمَلَ۔** (شعب الایمان:5019)

حضرت عبد اللہ بن مُبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ حمّام میں داخل ہوئے تو ساتھ میں ایک خوبصورت لڑکا بھی داخل ہوا، حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسے نکالو، کیونکہ میں ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان دیکھتا ہوں اور ہر لڑکے کے ساتھ دس سے بھی زیادہ شیاطین نظر آتے ہیں۔ **دَخَلَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ الْحَمَّامَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ غُلَامٌ صَبِيحٌ، فَقَالَ: أَخْرِجُوهُ، فَإِنِّي أَرَى مَعَ كُلِّ امْرَأَةٍ شَيْطَانًا، وَمَعَ كُلِّ غُلَامٍ بِضْعَةَ عَشَرَ شَيْطَانًا۔** (شعب الایمان: 5021)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اَسلاف کا طرزِ عمل یہ تھا کہ وہ بادشاہوں کے بیٹوں کے ساتھ بیٹھنے سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اُن کے ساتھ بیٹھنا فتنہ ہے اور وہ عورتوں ہی کے درجہ میں ہیں (یعنی عورتوں ہی کی طرح اُن سے بچنا چاہیئے)۔ **كَانُوا يَكْرَهُونَ مُجَالَسَةَ أَبْنَاءِ الْمُلُوكِ وَقَالَ مُجَالَسَتُهُمْ فِتْنَةٌ وَإِنَّمَا هُمْ بِمَنْزِلَةِ النِّسَاءِ۔** (ذمّ الہویٰ لابن الجوزی: 108)

حضرت عبد العزیز بن السائب اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ میں ستر کنواری لڑکیوں (کے فتنے) سے بھی زیادہ کسی عابد کے بارے میں بے رِیش لڑکے (کے فتنہ) کا خوف رکھتا ہوں۔ **لَأَنَا أَخْوَفُ عَلَى عَابِدٍ مِنْ غُلَامٍ مِنْ سَبْعِينَ عَذْرَاءَ۔** (ذمّ الہویٰ لابن الجوزی: 108)

حضرت عطاء بن مُسلم فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کسی بے رِیش لڑکے کو اپنے پاس بیٹھنے کیلئے نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ **كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيّ لَا يدع أَمْرَد يُجَالِسُهُ۔** (ذمّ الہویٰ لابن الجوزی: 109)

حضرت فتح الموصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تیس ایسے شیوخ کی صحبت میں رہا ہوں جو اَبدال میں شمار کیے جاتے تھے، اُن سب ہی نے مجھے رخصت کرتے ہوئے یہ وصیت فرمائی کہ نوخیز (بے رِیش) لڑکوں کے

ساتھ رہنے سے پرہیز کرو۔ صَاحَبْتُ ثَلاثِينَ شَيْخًا كَانُوا يُعَدُّونَ مِنَ الأَبْدَالِ كُلُّهُمْ أَوْصَوْنِي عِنْدَ فِرَاقِي إِيَّاهُمُ اتَّقُوا مُعَاشَرَةَ الأَحْدَاثِ۔ (ذمّ الھویٰ لابن الجوزی:112)

نظر الفجاءۃ یعنی اچانک سے نگاہ پڑنا:

اگر اچانک سے کسی نامحرم پر نگاہ پڑ جائے تو احادیث وروایات میں اُس کو معاف قرار دیا گیاہے، بشرطیکہ:
(1) پہلی مرتبہ قصداً نگاہ نہ ڈالی گئی ہو۔ (2) نظر کو فوراً ہٹالیا جائے۔ (3) اگلی نگاہ نہ ڈالی جائے۔

چنانچہ مندرجہ ذیل روایات میں اس کی تفصیل ذکر کی گئی ہے:

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے کسی (عورت) پر اچانک نظر پڑ جانے کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نگاہ پھیر لو۔ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الفُجَاءَةِ «فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي»۔ (ترمذی:2776)

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے مَروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُن سے اِرشاد فرمایا: اے علی! بیشک تمہارے لئے جنّت کا خزانہ ہے اور بیشک تم جنّت کے دو قرن (اطراف) رکھنے والے ہو (یعنی تمہیں جنّت کے دونوں کناروں پر جہاں چاہوگے، جانے کی اِجازت ہوگی، یا تمہارے سر پر آئندہ دو زخم لگیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا)، پس تم ایک نظر (جو غلطی سے کسی نامحرم پر پڑ جائے، اُس) کے بعد دوسری نظر (اِرادے سے) مت ڈالنا، کیونکہ تمہارے لئے پہلی نگاہ (جبکہ وہ بلا قصد ہو) ڈالنے کی اِجازت ہے، دوسری نگاہ کی اِجازت نہیں۔ يَا عَلِيُّ، إِنَّ لَكَ كَنْزًا مِنَ الجَنَّةِ، وَإِنَّكَ ذُو قَرْنَيْهَا، فَلا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّمَا لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ۔ (مسند احمد:1373) (الترغیب والترہیب) (ترمذی:2777)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں : کوئی مسلمان کسی عورت کے محاسن (خوبصورتی) کی طرف پہلی مرتبہ (بغیر کسی قصد و اِرادے کے اچانک سے نظر پڑ جانے سے) دیکھے اور پھر اپنی نگاہ کو جھکالے تو اللہ تعالیٰ ایسی عبادت عطاء فرماتے ہیں جسکی حلاوت و لذّت کو وہ محسوس کرتا ہے۔ **مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوَّلَ مَرَّةٍ، ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ إِلَّا أَحْدَثَ اللهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا۔** (مسند احمد:22278)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: پہلی نگاہ (جو کسی نامحرم پر بغیر کسی قصد و اِرادے کے اچانک پڑ جائے) خطاء ہے (اور اُس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے پکڑ نہیں) دوسری نگاہ عمد یعنی جان بوجھ کر ہے (اور اُس پر پکڑ ہے) اور تیسری نگاہ ہلاک کر ڈالنے والی ہے۔ **النَّظْرَةُ الْأُولَى خَطَأٌ، وَالثَّانِيَةُ عَمْدٌ، وَالثَّالِثَةُ تُدَمِّرُ۔** (حلیۃ الاولیاء:6/101)

بد نظری کی شکلیں:

بد نظری صرف راہ چلتی عورت کو تکنے کا نام نہیں بلکہ آج کی دنیا میں زمانے کی تیز رفتاری میں بدلتے ہوئے حالات کے اندر ہر چیز کی طرح بد نظری میں بھی تنوّع آگیا ہے اور بد نظری بھی کئی طریقوں میں تبدیل ہوگئی ہے، چنانچہ بہت سی شکلیں معاشرے میں ایسی پھیل گئی ہیں جن کے اندر انسان بد نظری کے گناہِ کبیرہ میں مبتلاء ہوتا ہے۔ ذیل میں اس کی کچھ شکلیں ملاحظہ فرمائیں:

(1) سائن بورڈز پر لگے ہوئے اشتہارات میں عورتوں کی تصاویر بنی ہوتی ہیں، جنہیں راہ چلتے دیکھا جاتا ہے اور بسا اوقات اُسے گناہ بھی نہیں سمجھا جاتا، حالآنکہ یہ بد نظری ہی ہے۔

(2)مختلف کھانے پینے اور برتنے کی چیزوں کی پیکنگ اور ڈبوں میں عورتوں کی تصویریں بنی ہوتی ہیں جن کو خریدتے، بیچتے اور استعمال کرتے ہوئے دیکھا جاتا ہے، حالآنکہ اُن کا دیکھنا بد نظری ہی ہے۔

(3)اخبارات، میگزین اور ڈائجسٹ وغیرہ میں چھپی ہوئی عورتوں کی تصویریں دیکھنا جائز نہیں، یہ بھی بد نظری کی ایک بڑی شکل ہے جس میں بکثرت ابتلاء نظر آتا ہے۔

(4)ٹی وی میں آنے والے ڈراموں اور فلموں عورتوں کا تو پوچھنا ہی کیا، جو دین و اِسلام کے نام پر دھوکہ دینے والے چینلز ہیں اُن کے اندر بھی زرق برق لباس میں مزیّن و آراستہ ہو کر آنے والی بے پردہ عورتوں سے اِسلامی پروگرام کروائے جارہے ہوتے ہیں اور اُن کے سامنے بھی ایسی ہی بے پردہ خواتین کو بٹھایا گیا ہوتا ہے جنہیں دیکھ کر ایک شریف انسان کی آنکھ شرم سے جھک جائے۔ یاد رکھئے......!! صرف اِسلام کا لیبل لگانے سے کوئی پروگرام اِسلامی نہیں بنتا، اور نہ اُن عورتوں کا دیکھنا جائز ہو جاتا ہے۔

(5)آج کے زمانے میں بد نظری کی سب سے بڑی شکل ٹی وی اور انٹرنیٹ ہے، کیونکہ باہر کی دنیا میں انسان وہ سب کچھ اور اتنی آسانی سے نہیں دیکھ پاتا جو ٹی وی، کمپیوٹر اور سیل فونز پر بیٹھے بیٹھے صرف چند بٹن دبا کر اور معمولی سی چند کلک سے دیکھ لیتا ہے۔ فحش اور برہنہ مناظر انسان سے صرف چند کلک کے فاصلے پر ہوتے ہیں، ایسے میں اپنی نگاہوں کی حفاظت یقیناً بہت بڑی آزمائش اور اور اُس میں کامیاب ہونا بہت بڑی کامیابی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اِن فتنوں سے محفوظ و مامون کرر کھا ہے اور بہت ہی بڑے خسارے اور نقصان میں پڑے ہوئے ہیں وہ لوگ جن کی زندگی کا یہی مشغلہ بنا ہوا ہے اور جنہوں نے اپنی تنہائیوں کو اللہ کے غضب اور قہر کو متوجہ کرنے والے اعمال سے ناپاک کرر کھا ہے۔

اور یاد رکھئے!! بد نظری کیلئے ضروری نہیں کہ صرف گندے اور فحش مناظر ہی دیکھے جائیں، اجنبی عورت کے جسم اور چہرے کو دیکھنا بذاتِ خود بد نظری ہے خواہ اُس نے مکمل لباس ہی کیوں نہ پہنا ہو، پس جو لوگ فحش اور گندے مناظر کو انٹرنیٹ پر نہیں بھی دیکھتے لیکن وہ عورتوں کی تصویریں، فنی پکچرز اور کلپس، مختلف قسم کی ویڈیوز دیکھ رہے ہوتے ہیں، وہ بھی بد نظری کے گناہ ہی میں مبتلاء ہوتے ہیں۔ بلکہ ایسی اِسلامک تصاویر اور ویڈیوز جن میں بے پردہ خواتین کو دکھایا گیا ہو یا اُن میں موسیقی کی دُھنوں کو اِستعمال کیا گیا ہو وہ بھی دیکھنا جائز نہیں، یہ سب بد نظری اور کانوں کے گناہ کی واضح شکلیں ہیں جو ہمارے معاشرے میں بہت تیزی سے پھیلتی چلی جارہی ہیں۔

(6) ٹی وی میں خبریں نشر کرنے کیلئے جو بے پردہ عورت اناؤنسر بنی ہوتی ہے اُس کو دیکھنا بھی بد نظری ہی ہے، صرف خبریں دیکھنے اور سننے کی نیت سے اُسے دیکھنا جائز نہیں ہو جاتا۔ بہت سے لوگ ٹی وی دیکھنے اور رکھنے کا عذر یہ پیش کرتے ہیں کہ یہ ہم نے صرف خبروں کیلئے اور حالاتِ حاضرہ سے باخبر رہنے کیلئے رکھا ہوا ہے، حالآنکہ ایک تو اُن کی یہ بات ہی سرے سے غلط اور جھوٹی ہوتی ہے کیونکہ وہ خبروں کے علاوہ بھی بہت کچھ دن رات دیکھ رہے ہوتے ہیں، پھر اگر مان بھی لیا جائے کہ وہ صرف خبریں ہی دیکھتے ہیں تو اِس کی کیا ضمانت ہے کہ اُن کے گھر کے دیگر افراد، گھر کی خواتین اور بچے ٹی وی میں سب کچھ نہیں دیکھتے، اور اگر بالفرض یہ بھی مان لیں کہ گھر کا ہر فرد صرف خبریں ہی دیکھتا ہے تو کیا خبریں سنانے والی عورت نہیں ہوتی، نیز کیا خبروں کے درمیان اور شروع و آخر میں ایڈورٹائزنگ (اشتہارات) کے نام پر نیم عُریاں تصویریں

سامنے نہیں آتیں۔ یقیناً یہ سب نفس کی سکھائی ہوئی تاویلات ہیں جنہیں لوگوں کے سامنے رکھ کر تو اپنا بھرم قائم رکھا جاسکتا ہے لیکن اللہ سے کچھ نہیں چھپایا جاسکتا، اللہ ہر ڈھکے چھپے کو جانتے ہیں۔

(7) شادی بیاہ کے موقع پر بنائے گئے تصویری البم اور موویز کو گھروں میں رکھا جاتا ہے اور اُسے محرم و نامحرم کے فرق کے بغیر دیکھا اور دکھایا جاتا ہے، یہ سب بد نظری کی شکلیں ہیں جن سے بچنا لازم ہے۔

(8) بد نظری جس طرح عورت کو دیکھنے سے ہوتی ہے اِسی طرح کسی خوبصورت بے رِیش لڑکے کو دیکھنے سے بھی ہوتی ہے، احادیث میں اس کی مُمانعت وارد ہوئی ہے، چنانچہ اِس سلسلے کی روایات سابق میں مستقل عنوان کے تحت گزر چکی ہیں۔

بد نظری ہوجائے تو کیا کیا جائے:

اگر کبھی بد نظری ہوجائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجّہ ہوکر توبہ و اِستغفار کرنا چاہیئے، بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ اور جو شخص کوئی بُرا کام کر گزرے یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے پھر اللہ سے معافی مانگ لے تو وہ اللہ کو بہت بخشنے والا، بڑا مہربان پائے گا۔ (آسان ترجمہ قرآن)

اور دل میں خیال جم گیا اور طبیعت میں ہیجان پیدا ہو گیا ہو تو اُس کیلئے حدیث میں یہ نسخہ ذکر کیا گیا ہے کہ انسان کو جائز و حلال طریقے کے مطابق اپنی خواہش کو پورا کرلینا چاہیئے، چنانچہ حضرت ابو کبشہ اَنماری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرماتھے کہ اچانک آپ گھر چلے گئے اور پھر آپ نکلے تو آپ نے غسل کیا ہوا تھا، ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! کوئی کام تھا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! میرے پاس سے فلانی عورت گزری تھی، پس (اُس پر اچانک سے نظر پڑ جانے کی وجہ سے) مجھے خواہش ہوئی تو میں اپنی زوجہ کے پاس گیا تھا اور اُن سے اپنی خواہش پوری کی تھی، پس (تمہارے ساتھ یہ معاملہ ہو تو) تم بھی اِسی طرح کرلیا کرو، اِس لئے کہ تمہارے افضل ترین اعمال میں سے حلال کے پاس آنا (یعنی حلال اور جائز طریقے سے اپنی خواہش کو پورا کرنا) ہے۔ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي أَصْحَابِهِ فَدَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ كَانَ شَيْءٌ قَالَ: أَجَلْ، مَرَّتْ بِي فُلَانَةُ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي شَهْوَةُ النِّسَاءِ، فَأَتَيْتُ بَعْضَ أَزْوَاجِي فَأَصَبْتُهَا، فَكَذَلِكَ فَافْعَلُوا، فَإِنَّهُ مِنْ أَمَاثِلِ أَعْمَالِكُمْ إِتْيَانُ الْحَلَالِ۔ (مسند احمد: 18027)

﴿بد نظری سے کیسے بچا جائے﴾

بد نظری سے بچنے کیلئے نصوص و روایات اور سلفِ صالحین کے اقوال کی روشنی میں چند نسخے اور طریقے مندرجہ ذیل ہیں، جن پر عمل کر کے اِن شاء اللہ بد نظری کے گناہ سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے:

اللہ تعالیٰ سے دعاء کرنا:

خوب اِخلاص، محنت اور سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے دعاء مانگی جائے کہ اے اللہ! میں بد نظری سے بچنا چاہتا ہوں، میری آنکھوں کو پاکیزگی عطاء کر دیجئے، ان شاء اللہ اِس بیماری سے نجات مل جائے گی۔ چند دعائیں جو حدیث سے ثابت ہیں وہ ذکر کی جارہی ہیں انہیں یاد کرلیجئے اور روزانہ صبح شام پڑھ لیا کریں، اللہ کی ذات سے اُمید ہے کہ وہ ضرور چھٹکارا عطاء فرمائیں گے؛

(1)— **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي۔** (ابوداوٗد:1551)(ترمذی:3492)

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے کانوں کے شر سے، اپنی آنکھوں کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے اور اپنی منی (یعنی شرمگاہ) کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(2)— **اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ، وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ، وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ، وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ۔** (الدعوات الکبیر للطبرانی:258)

ترجمہ اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو ریاکاری سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر دیجئے، بیشک آپ آنکھوں کی خیانت کو اور اُن چیزوں کو جو دل چھپاتے ہیں، اُنہیں خوب اچھی طرح سے جانتے ہیں۔

(3)— **اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي سَمْعِي وَبَصَرِي۔** (الادب المفرد:649)

ترجمہ: اے اللہ! میرے کانوں اور آنکھوں کی اِصلاح فرما دیجئے۔

غضِّ بصر یعنی نگاہوں کو جھکانا:

اللہ تبارک و تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿**قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ**﴾ ترجمہ: ”مؤمن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں“۔ (آسان ترجمہ قرآن)

اِس پر عمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی نگاہوں کو ہر جگہ اور ہمیشہ پست رکھنے کی کوشش کی جائے، اِدھر اُدھر دیکھتے رہنے اور ہر آنے جانے والے پر نظر ڈالنے سے نظروں کے بہکنے اور غلط جگہ پڑنے کا بہت

زیادہ اِمکان پایا جاتا ہے، بالخصوص جبکہ چہار سُو بے پردگی اور عُریانی پھیلی ہوئی ہو تو اور بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوتا ہے، پس اِسی وجہ سے ایسے لوگ جنہیں بہت زیادہ آگے پیچھے دیکھنے کی عادت ہوتی ہے وہ اپنی نظروں کی حفاظت نہیں پاتے۔

شیطان کو جب راندہ درگاہ کیا جارہا تھا تو اُس نے اِبنِ آدم کو گمراہ کرنے کی قسم کھائی تھی اور یہ کہا تھا:

﴿ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ﴾ پھر میں ان پر (چاروں طرف سے) حملے کروں گا، ان کے سامنے سے بھی اور اُن کے پیچھے سے بھی اور ان کی دائیں طرف سے بھی اور ان کی بائیں طرف سے بھی۔ (آسان ترجمہ قرآن)

اس میں شیطان نے چار سمتوں (آگے پیچھے اور دائیں بائیں) کو ذکر کیا اور دو سمتوں (اوپر نیچے) کو بھول گیا، اِس لئے کہ اوپر سے اللہ کی رحمت ہوتی ہے اور نیچے سے عموماً دشمن پر وار نہیں کیا جاتا۔ (بیضاوی)

لہٰذا اگر انسان اپنی نگاہوں کو بچانا چاہے تو یا تو اُسے اوپر دیکھنا ہوگا یا نیچے، اوپر تو دیکھ کر چلنا تو ممکن نہیں لہٰذا لامحالہ نیچے ہی دیکھ کر چلنا زیادہ موزوں اور مناسب ہے، اور اِن شاء اللہ اس پر عمل کرنے کی برکت سے اُس پر شیطان کا حملہ نہ ہوگا کیونکہ وہ نیچے سے حملہ آور نہیں ہوتا۔

راستوں پر بیٹھنے سے اجتناب :

رسوتوں پر بیٹھنے سے گریز کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ہماری بعض مجلسیں ضروری ہوتی ہیں جن میں ہم بیٹھ کر (کام کی) باتیں کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اگر تمہیں بیٹھنا ہی ہو تو راستے میں بیٹھنے کا حق اداء کیا کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ راستے کا حق کیا ہے؟

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: نگاہوں کو نیچے رکھنا، تکلیف دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور بُرائیوں سے بچنا۔ **إِيَّاكُمْ وَالجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا، فَقَالَ: «إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا المَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ» قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:«غَضُّ البَصَرِ، وَكَفُّ الأَذَى، وَرَدُّ السَّلاَمِ، وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ»**۔ (بخاری:6229)

عورتوں سے گفتگو کرنے سے احتراز:

بلاضرورت نامحرم سے بات چیت ممنوع ہے، چنانچہ حضرت سعد بن مسعود کی ایک روایت میں ہے: عورتوں کے ساتھ (بغیر کسی ضرورت کے) گفتگو کرنے سے بچو کیونکہ جو مَرد کسی عورت کے ساتھ بغیر محرم کے خلوت اختیار کرے تو اُس کے دل میں اُس کا خیال ضرور آئے گا۔ **إِيَّاكُمْ وَمُحَادَثَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَخْلُو رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ لَيْسَ لَهَا مَحْرَمٌ إِلَّا هَمَّ بِهَا**۔ (کنزالعمال:13059)

بالخصوص جبکہ اُس بات چیت میں بے تکلّفی اور ہنسی مذاح بھی ہوتا ہو تو اُس کی قباحت و شناعت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے، نیز جب بات چیت ہوتی ہے تو اُس کا لازمی اثر یہ نکلتا ہے کہ بد نظری بھی ہوتی ہے اور شیطان اُس سے بھی آگے تک لیجانے کیلئے کوشاں رہتا ہے، اِس لئے بد نظری سے بچنے کیلئے جہاں تک ممکن ہو اجنبی عورتوں سے بات چیت کرنے سے گریز کرنا چاہیئے۔ اور اگر کبھی ضرورت کے تحت بات کرنی ہی پڑ جائے تو نگاہیں نیچی رکھتے ہوئے خوب احتیاط کے ساتھ بقدرِ ضرورت بات کرنی چاہیئے۔

جلد از جلد نکاح کا اہتمام:

بدنظری سے بچنے اور اپنی نگاہ کو پست اور عفیف رکھنے کا ایک بہترین اور مفید نسخہ "نکاح کرنا" ہے، کیونکہ حدیث کے مطابق اِس سے نگاہ عفیف اور پست ہو جاتی ہے، چنانچہ بخاری شریف کی روایت ہے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جوانو! تم میں سے جو شخص مجامعت (مع اس کے لوازمات یعنی بیوی بچوں کا نفقہ اور مہر ادا کرنے) کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح کرنا نظر کو بہت جھکاتا ہے اور شرم گاہ کو بہت محفوظ رکھتا ہے اور جو شخص جماع کے لوازمات کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ رکھنا اس کے لئے شہوت کو توڑنے کا فائدہ دے گا۔ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔ (بخاری:5066)

ذکرِ الٰہی کا اہتمام :

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ﴾ جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے اُنہیں جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال آکر چھوتا بھی ہے تو وہ (اللہ کو) یاد کرلیتے ہیں، چنانچہ اچانک اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ (آسان ترجمہ قرآن)

اللہ کے دیکھنے اور جاننے کا اِستحضار:

ہر وقت، ہر گھڑی، ہر آن اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ انسان کو دیکھتے اور اُس کے حال کو جانتے ہیں لہٰذا ایک مؤمن کو ہمہ وقت اِس خیال کو مستحضر رکھنا چاہیئے کیونکہ یہی وہ استحضار ہے جس کے کمزور ہونے کی وجہ سے انسان

گناہوں اور بد نظری میں پڑتا ہے، چنانچہ اِسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نظروں کو جھکانے کا حکم دے کر آخر میں اُس کا علاج یہی بتایا ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ﴾ وہ جو کاروائیاں کرتے ہیں اللہ اُن سب سے پوری طرح باخبر ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

گناہ کرتے ہوئے اِنسان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ مخلوق کی نگاہ سے چھپ کر کیا جائے تاکہ کسی کے سامنے اُسے ذلیل و رُسوا نہ ہونا پڑے، چنانچہ کوئی شخص یہ نہیں چاہتا کہ مجھے گناہ کی حالت میں کوئی دیکھے، پس اللہ تعالیٰ سے کیسے اور کیونکر اور کہاں چھپا جاسکتا ہے، کیونکہ وہ تو ہر جگہ موجود ہے:

جو کرتا ہے چھپ کے تو اہلِ جہاں سے —— کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے

اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں: ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھتا ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

﴿هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا﴾ وہ جہاں بھی ہوں، اللہ اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

﴿أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى﴾ کیا اُسے یہ معلوم نہیں ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟۔ (آسان ترجمہ قرآن)

﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ﴾ اللہ آنکھوں کی چوری کو بھی جانتا ہے اور اُن باتوں کو بھی جو سینوں نے چھپا رکھا ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

کوشش اور مُجاہدہ:

دنیا کا کوئی کام کوشش اور محنت کے بغیر نہیں ہوتا، ہر کام کیلئے کچھ نہ کچھ محنت کرنی پڑتی ہے لہٰذا دین کے احکام پر عمل کرنے کیلئے بھی نفس کی مخالفت میں ہمّت، طاقت، محنت اور کوشش کرنی چاہیئے، اللہ تعالیٰ

کبھی محنت اور کوشش کو رائیگاں نہیں کرتے۔ چنانچہ اِرشادِ باری ہے: ﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾ اور جن لوگوں نے ہماری خاطر کوشش کی ہے، ہم اُنہیں ضرور بالضرور اپنے راستوں پر پہنچائیں گے اور یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

جو مشقت اور مُجاہدہ کرکے اپنے نفس اور مَن کی خواہشات کو کچلتا ہے اُس کا انعام جنّت بیان کیا گیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى﴾ وہ جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف رکھتا تھا اور اپنے نفس کو بُری خواہشات سے روکتا تھا تو جنّت ہی اُس کا ٹھکانا ہوگی۔ (آسان ترجمہ قرآن)

علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ بڑے درجے کے بزرگانِ دین میں سے ہیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں قصیدہ کہا ہے جو کہ "قصیدۂ بردہ" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا ایک ایک شعر محبت میں ڈوبا ہوا ہے اور حکمتوں سے لبریز ہے

اَلنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُمْهِلْهُ شَبَّ عَلَى ــــ حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

ترجمہ: دل کی مثال بچہ کی طرح ہے، اگر تم اُسے ڈھیل دوگے تو دودھ پینے کی محبّت میں جوان ہو جائے گا اور اگر تم اُس سے زبردستی دودھ چھڑاؤ گے تو وہ چھوڑ دے گا۔

مطلب یہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو ماں کا دودھ پینا شروع کرتا ہے، ہر وقت ماں کے دودھ کا عادی بنا ہوا ہے، اگر ماں دودھ نہ دے تو چیختا اور چلاتا ہے، لیکن ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس کو وہ دودھ چھڑانا پڑتا ہے، اس میں اس بچے کی خیر خواہی ہوتی ہے۔ چنانچہ بچہ چیختا چلاتا ہے، اس وقت خواتین یہ تہیہ

کرتی ہیں کہ چاہے روئے یا چلائے، رات کو جاگے یا کچھ کرے لیکن دودھ چھڑانا ہے، چنانچہ خواتین ڈرا دھمکا کر دودھ چھڑانے کی کوشش کرتی ہیں، کبھی اپنی چھاتیوں پر کچھ کڑوی چیز لگا کر بچے کے منہ میں دیتی ہیں، جس کو وہ کڑوا پا کر چھوڑ دیتا ہے، پھر دوبارہ خواہش ہوتی ہے، تو پھر کڑوا پا کر چھوڑ دیتا ہے، یہاں تک کہ بچہ دودھ بالکل ہی چھوڑ دیتا ہے۔

علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرض کرو، اگر ماں دودھ نہ چھڑائے تو وہ بچہ ساری زندگی دودھ پینے کا عادی بنا رہے گا، اس میں کبھی بھی روٹی کھانے کی طاقت پیدا نہیں ہوگی۔ لہٰذا نفس کی مثال بھی بچے کی سی ہے، اگر اس کو گناہوں کی عادت ڈالے رکھوگے تو یہی عادت ساری زندگی کیلئے پختہ ہو جائے گی لیکن اگر گناہوں کی عادت چھڑانے کی کوشش کروگے تو چھوڑ دے گا، پھر جیسے دو تین سال اگر بچہ ماں کا دودھ چھوڑ کر دوسری غذائیں استعمال کرے، پھر اس کو دوبارہ کوئی ماں کا دودھ پلانا چاہے تو اب اس کو ماں کے دودھ میں کراہیت محسوس ہوگی، اسی طرح نفس بھی اگر کچھ عرصہ زبردستی سے گناہ چھوڑ دے گا تو پھر اس کو گناہ کرتے ہوئے کراہیت محسوس ہوگی۔

اللہ کا خوف:

بد نظری سے بچنے کا سب سے بڑا سبب "خشیتِ الٰہی" ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا خوف و ڈر اپنے دل میں پیدا کیا جائے کیونکہ اِس کے فُقدان یا کمی کی وجہ سے انسان نامحرموں کو دیکھتا ہے اور اِس گناہِ کبیرہ پر جَری ہوتا ہے، حالآنکہ عین اُس وقت جبکہ انسان بڑی جرأت و جسارت کے ساتھ بے خوف ہو کر حرام اور ناجائز چیزوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے، فُحش اور گندی ویب سائٹس کو کھول رہا ہوتا ہے، ننگی اور برہنہ تصاویر اور

ویڈیوز دیکھ کر بد نظری کے گناہِ کبیرہ میں مبتلاء ہوتا ہے اور اس گندگی کے ڈھیر میں پڑ کر اپنے تقویٰ اور ایمان کے انوارات اور روحانیت کا جنازہ نکال رہا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر مکمل قدرت رکھتے ہیں کہ زمین کو پھاڑ کر اُسے دَھنسا دیں، پچھلی قوموں کی طرح اُس کی صورت مسخ کر کے سور اور بندر کی شکل میں تبدیل کر دیں، آسمان سے آگ اور پتھر کی بارش نازل کر کے تہس نہس کر دیں، زمین کو بھونچال اور زلزلہ کا حکم دے کر سب کچھ مَلیا میٹ کر دیں۔ سوچئے ذرا......!! عین اُسی لمحہ میں اگر انسان کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے، جو اللہ کیلئے کوئی مشکل نہیں اور نہ انسان کو اپنی موت کا کوئی علم ہے تو کیا ہو گا، کِس قدر بُری اور خطرناک موت ہو گی، اور اِنسان کو قیامت کے دن کس حال میں اُٹھایا جائے گا، اور کیا منہ لیکر انسان اللہ کے سامنے جائے گا اور کیسے ایک اُمّتی اپنے رسول کے سامنے حاضر ہو سکے گا۔

اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ﴾ جو لوگ ایمان لے آئے ہیں، کیا اُن کیلئے اب بھی وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل اللہ کے ذکر کیلئے اور جو حق اُترا ہے، اُس کیلئے پسیج جائیں۔ (آسان ترجمہ قرآن)

ایک اور جگہ فرمایا: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ جو لوگ اُس کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں اُن کو اِس بات سے ڈرنا چاہیئے کہ کہیں اُن پر کوئی آفت نہ آپڑے یا اُنہیں کوئی دردناک عذاب نہ آپکڑے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

عورتوں کے مجمع سے اجتناب:

جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ جانے سے بچنا چاہیئے جہاں عورتوں کا مجمع ہو اور عورتیں کثرت سے پائی جاتی ہوں تو وہاں جاکر اپنی نگاہ کو بچانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے: حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں کہ عورتوں کے پاس داخل ہونے سے بچو۔ **إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ**۔ (بخاری:5232)

اِس سے معلوم ہوا کہ بد نظری سے بچنے کیلئے ایک بہتر طریقہ یہ ہے کہ عورتوں والی جگہ سے ہی حتی الاِمکان بچا جائے، یہ بہت اہم طریقہ ہے جس پر عمل کرکے ہم کافی حد تک بد نظری سے اجتناب کرسکتے ہیں۔

ذیل میں اِس سے متعلّق کچھ اہم تجاویزات پیش کی جارہی ہیں جن پر عمل کرکے اِن شاءاللہ ہم بڑی حد تک بد نظری سے بچ سکتے ہیں:

(1) مخلوط محفلوں سے احتراز کریں، چنانچہ شادی بیاہ کے موقع پر مرد وزن کا جو یکجا انتظام کیا جاتا ہے اُس سے بہر صورت احتراز کریں، نیز اسکول وکالج میں جو لڑکوں اور لڑکیوں کا مشترکہ نظامِ تعلیم کا رواج چل گیا ہے اِس سے بھی خود اور اپنے بچوں کو بچائیں، کیونکہ یہ صرف بد نظری ہی نہیں اور بھی کئی سنگین اور خطرناک گناہوں کا ذریعہ ہے۔

(2) مردوں کو صرف مرد ٹیچر سے ہی پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ لیڈیز ٹیچر اور ٹیوٹر سے پڑھتے ہوئے اپنی نگاہوں کو بھلا کیسے اور کیونکر بچایا جاسکتا ہے، اِسی طرح لڑکیوں کو بھی صرف لیڈیز ٹیچر سے ہی پڑھنا چاہیئے کیونکہ یہ مَردوں کے ساتھ ساتھ خود اُن کیلئے بھی عفّت اور پاکدامنی کا باعث ہے۔

(3) کسی جگہ جانے کے دو راستے ہوں تو وہ راستہ اختیار کرنا چاہیئے جس میں بد نظری کا اِمکان کم سے کم ہو۔

(4) کسی گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے تو سامنے سے ہٹ کے کھڑا ہونا چاہیئے، کیونکہ دروازہ کھلتے ہوئے بے پردگی ہو سکتی ہے۔

(5) کسی جگہ اگر کاؤنٹر پر مرد و عورت بیٹھے ہوں تو جہاں مرد ہو وہاں جانا چاہیئے تاکہ عورت سے بات چیت کا موقع ہی پیش نہ آئے۔

(6) سفر کرتے ہوئے اطراف کی گزرنے والی گاڑیوں پر نظر نہ جمائے، ممکن ہے کہ بے پردہ عورت بیٹھی ہو تو بد نظری ہو جائے گی۔

(7) گھر میں داخل ہوتے ہوئے کھنکھار کر آواز پیدا کرلینا چاہیئے تاکہ اگر کوئی نامحرم عورت ہو تو پردہ کرلے۔ بالخصوص مشترکہ گھر جہاں بھائی اور بھابھی وغیرہ بھی ساتھ رہتے ہوں تو اس کا اور بھی زیادہ اہتمام کرنا چاہیئے۔

(8) بس، ٹرین اور ہوائی جہاز وغیرہ کے سفر میں قرب و جوار میں بیٹھی ہوئی عورتوں پر نظر پڑتے رہنے کا سامنا ہوتا ہے، اِس سے بچنے کیلئے اپنے ساتھ کوئی دلچسپ کتاب رکھیں تاکہ اُس کو پڑھتے ہوئے سفر کٹے اور علم میں اِضافہ کے ساتھ ساتھ ایمان کی بھی سلامتی اور حفاظت رہے۔

(9) راستہ میں چلتے ہوئے نگاہ اس طرح نیچی رکھے کہ قریب سے گزرنے والوں کے پاؤں سے اندازہ ہو کہ مَرد ہے یا عورت۔

(10) طواف کے دَوران بھی ساتھ میں چلنے والی عورتوں پر نظر پڑتی رہتی ہے، اِس لئے بہتر یہی ہے کہ اپنی نگاہوں کو جھکا کر قدموں کی طرف رکھئے۔

(11) کچھ جگہیں عورتوں کیلئے خاص ہوتی ہیں، جیسے لیڈیز روم، لیڈیز شاپ، لیڈیز کاؤنٹر وغیرہ، تو ایسی جگہ ظاہر ہے کہ صرف عورتیں ہی ہوں گی لہٰذا اُس جگہ نگاہ اُٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔

(12) دفتر، ہسپتال اور ائرپورٹ وغیرہ میں ویٹنگ روم یا لاؤنج میں اگر انتظار کیلئے بیٹھنا ہو تو جہاں ٹی وی چل رہا ہو یا عورتوں کی تصاویر لگی ہوں تو اِرادۃً اُن کی طرف سے پیٹھ کر کے بیٹھے۔

(13) سڑکوں کے اطراف میں لگے ہوئے سائن بورڈز میں جو اشتہارات لگے ہوتے ہیں اُس میں یقیناً عورتوں کی تصاویر چسپاں ہوتی ہیں، اِس لئے اُن کی جانب دیکھنا ہی ترک کر دینا چاہیئے۔

(14) سڑک پر گاڑی چلاتے ہوئے سامنے آنے والے رکشہ، تانگہ یا موٹر سائیکل وغیرہ پر بیٹھی ہوئی عورتوں پر بکثرت پڑ جاتی ہے، اس لئے اُن کی طرف نگاہ نہیں اُٹھنے دینا چاہیئے۔

(15) جس سڑک پر گرلز اسکول و کالج ہو وہاں سے گزرنا ترک کر کے متبادل راستہ اختیار کرنا چاہیئے تاکہ اِمکان ہی باقی نہ رہے۔

(16) کفار کے ملک میں سفر کرنا پڑ جائے تو بد نظری سے بچنے کیلئے سب سے بہتر یہی ہے کہ نظروں کو جھکا کر رکھا جائے اور لوگوں کے جسموں اور چہروں پر نظر ہی نہ ڈالی جائے، کیونکہ گرمیوں کے موسم میں اُن کے جسم آدھے سے زیادہ برہنہ ہوتے ہیں اور سردیوں میں جسم پر کپڑے تو ہوتے ہیں لیکن مَرد و عورت کا پتہ ہی نہیں چلتا، اِس لئے کہ لباس ایک جیسا ہوتا ہے، عورتیں بھی کوٹ پتلون پہنی ہوئی ہوتی

ہیں، ٹائی لگاتی ہیں، مَردوں کی طرح بال کٹواتی ہیں، اِس مصیبت سے بچنے کا حل یہی ہے کہ نگاہیں جھکائے اور ایمان بچائے۔

(17) پکنک پوائنٹس اور تفریحی مقامات میں جانا پڑ جائے تو ایسے وقت اور ایسے دن کا انتخاب کرنا چاہیئے کہ اُس میں عورتیں کم سے کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہوں، نیز وہاں جاکر بھی ایسی جگہ کو اختیار کرنا چاہیئے کہ وہاں آمد و رفت کم سے کم ہو تاکہ عورتوں پر نگاہ نہ پڑے۔ (تلخیص از حیاء اور پاکدامنی، پیر ذوالفقار صاحب مدّ ظلہ)

بد نظری کی مذمّت پر بزرگوں کے اقوال:

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے: بد نظری دل میں شہوت (کا بیج) بو دیتی ہے، اور گناہ ہونے کیلئے یہی کافی ہے۔ **كَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ يَقُولُ النَّظَرُ يَزْرَعُ فِي الْقَلْبِ الشَّهْوَةَ وَكَفَى بِهَا خَطِيئَةٌ**۔ (ذمّ الھویٰ لابن الجوزی:91)

حضرت سفیان نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول یہ نقل کیا ہے: بد نظری سے بچو کیونکہ یہ دل میں شہوت (کا بیج) بو دیتی ہے، اور فتنہ میں مبتلاء ہونے کیلئے یہ بد نظری ہی کافی ہے۔ **إِيَّاكُمْ وَالنَّظْرَةَ فَإِنَّهَا تَزْرَعُ فِي الْقَلْبِ الشَّهْوَةَ وَكَفَى بِهَا لِصَاحِبِهَا فِتْنَةً**۔ (ذمّ الھویٰ لابن الجوزی:91)

حضرت علاء بن زیاد بصری رحمۃ اللہ علیہ جو ایک اعلیٰ درجہ کے تابعین میں سے ہیں، وہ فرماتے ہیں: اپنی نگاہ عورت کی چادر پر بھی مت ڈالو کیونکہ نظر دل میں شہوت پیدا کر دیتی ہے۔ **لَا تُتْبِعْ بَصَرَكَ رِدَاءَ الْمَرْأَةِ فَإِنَّ النَّظَرَ يَجْعَلُ فِي الْقَلْبِ شَهْوَةً**۔ (حلیۃ الاولیاء:2/244)

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے متقی اور پرہیزگاروں کی جماعت! آؤ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی خشیت سکھاؤں، تم میں سے جو بندہ بھی یہ چاہے کہ زنگی اعمالِ صالحہ

کے ساتھ گزارے اُسے چاہیئے کہ اپنی نگاہوں کو بُری جگہ دیکھنے سے بچائے۔ **أَيُّمَا عَبْدٍ مِنْكُمْ أَحَبَّ أَنْ يَحْيَا وَيَرَى الأَعْمَالَ الصَّالِحَةَ فَلْيَحْفَظْ عَيْنَيْهِ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى السُّوءِ۔** (ذمّ الھویٰ لابن الجوزی:84)

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اپنی نگاہوں کو (غلط دیکھنے سے) جھکاؤ، اگرچہ بکری ہی سے کیوں نہ ہو۔ **غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَلَوْ عَنْ شَاةٍ أُنْثَى۔** (ذمّ الھویٰ لابن الجوزی:84)

سید الطائفہ حضرت جُنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اپنی اُس آنکھ سے جس کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ (کی تجلّیات اور نعمتوں) کا مُشاہدہ کرتے ہو اُس سے اللہ کے غیر کی طرف دیکھنے سے بچو، ورنہ تم اللہ کی نگاہ سے گرجاؤگے۔ **إِيَّاكَ أَنْ تَنْظُرَ بِالْعَيْنِ الَّتِي بِهَا تُشَاهِدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَسْقُطَ مِنْ عَيْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔** (ذمّ الھویٰ لابن الجوزی:85)

حضرت ذو النّون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بُری نظروں کا ڈالنا دل میں حسرتوں کو پیدا کرتا ہے، جس کے شروع میں تو (حاصل نہ کرسکنے کا) افسوس ہوتا ہے اور آخر میں (دنیا و آخرت کی) ہلاکت ہوتی ہے، پس جو اپنی نگاہوں کا تابع ہوا وہ در اصل اپنی ہلاکت کا تابع ہوا۔ **اللَّحَظَاتُ تُورِثُ الْحَسَرَاتِ أَوَّلُهَا أَسَفٌ وَآخِرُهَا تَلَفٌ فَمَنْ تَابَعَ طَرْفَهُ تَابَعَ حَتْفَهُ۔** (ذمّ الھویٰ لابن الجوزی:93)

حضرت اسحاق بعض حکماء کا قول نقل فرماتے ہیں: عشق کی ابتداء نظر سے ہوتی ہے اور بڑی آگ کا بھڑکنا چھوٹی سی چنگاری سے ہوتا ہے۔ **أَوَّلُ الْعِشْقِ النَّظَرُ وَأَوَّلُ الْحَرِيقِ الشَّرَرُ۔** (ذمّ الھویٰ لابن الجوزی:93)

علّامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نظرِ بد سے بچو کیونکہ یہ بہت سی آفتوں کا سبب ہے، ہاں! مگر شروع ہی میں اِس کا علاج کرنا قریب (آسان) ہے، لیکن جب بد نظری کی جاتی رہے تو اس کو شر اور بُرائی جم جاتی ہے

(1) پھر اس کا علاج بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ فَاحْذَرْ مِنَ النَّظَرِ فَإِنَّهُ سَبَبُ الآفَاتِ إِلا أَنَّ عِلاجَهُ فِي بِدَايَتِهِ قَرِيبٌ فَإِذَا كُرِّرَ تَمَكَّنَ الشَّرُّ فَصَعُبَ عِلاجُهُ۔ (ذمّ الھویٰ لابن الجوزی:94)

☆……☆……☆……☆